تاثرات

رضا نقوی واہی ۔ اعلی طنز ومزاح فنکار کی دراکی ،قوت مشاہدہ اورقوت اظہار کا مرہون منت ہوتا ہے۔طنز ومزاح نگار سر کے بل کھڑا ہوکر دوسروں کو ہنسانے کی کوشش کرنے کے بجائے صرف دیکھنے والی آنکھوں کے سامنے سے پردہ اٹھاتا ہے کہ وہ اردگرد کی ناہمواریوں کو دیکھ سکیں اور ان کے مضحک پہلوئں پر ہنس سکیں۔ یہ بے معنی ہنسی کا نام نہیں بلکہ یہ گہرے عرفان ذات یا معاشرے کے شعور سے پیدا ہوتا ہے۔اسے برتنے کے لئے پہلے ایک حساس دل ہونا چاہیئے اور پھر قوت متخیلہ جو بہ ظاہر انمل بے جوڑ چیزوں میں ایک ربط ومناسبت تلاش کرکے اسے فنکارانہ طور پر قاری کے سامنے پیش کردے۔طنز ومزاح زبان کی بلوغیت اور شائستگی کا پیمانہ ہوتا ہے۔جس طرح ایک مہذب مجلس میں کسی بے ادبی کی گنجائش نہیں ہوتی ،اسی طرح طنز ومزاح کی صنف بھی کسی ابتذال، سطحی مزاج یا ادبی بیراہ روی کی متحمل نہیں ہوتی اور اس آبگینے کو پھوہڑپن یا ابتذال کی ٹھیس سے محفوظ رکھنا بڑے جوکھم کا کام ہے۔

اعلی اور میعاری ظریفانہ شاعری کے لئے صرف طنز ومزاح کی حسین آمیزش ہی کافی نہیں ہوتی بلکہ اس میں فکری عنصر کا بھی ہونا ضروری ہے۔ یہ شاعر کی فنی چابک دستی ،عمق فکر اور اسلوب بیان پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ کہاں تک لوگوں میں تعمیری رجحان پیدا کرتا ہے اور کس حد تک غور وفکر کی دعوت دیتا ہے۔

زبیر الحسن غافل کی فکر میں طنز ومزاح کے جراثیم بدرجہ اتم موجود ہیں اور اگر انہوں نے جی لگا کر ان کی پرورش کی تو بہت جلد اردو ادب میں اپنے لئے شاندار مقام بنالیں گے۔ان کی نظموں کی خاصیت یہ ہے کہ وہ قہقہہ لگانے پر مجبور نہیں کرتے بلکہ نظمیں پڑھ کر ہونٹوں پر تبسم کی

کرنیں بکھر جاتی ہیں لیکن بعد میں چہرے پر درد مندی کے آثار بھی نمودار ہو جاتے ہیں۔ جس طرح شوگر کوٹڈ دواؤں کی مٹھاس کے بعد تلخی کا احساس ہوتا ہے وہی احساس یہاں بھی پیدا ہوتا ہے۔ غافل کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ بہت اطمینان سے اپنی بات شروع کرتے ہیں۔ ان کے اسلوب میں کہیں بھی پھوہڑ پن نہیں ہے۔ ایک سے ایک تلخ بات کہہ جاتے ہیں جس کا اثر کافی دیر پا ہوتا ہے۔ لیڈروں پر شاعروں نے خوب خوب قافیہ پیماء کی ہے لیکن غافل نے جو 'نسخۂ لیڈری' پیش کیا ہے اس کا جواب تو خال خال ہی ملے گا۔ غافل نے نظمیں بھی کہی ہیں، غزلیں بھی، متفرقات اور خیالات بھی خاصے کی چیزیں ہیں۔ فیض کی مشہور نظم کی پیروڈی پڑھ کر آپ ہنسیں گے ضرور لیکن پھر اس کے اندر کا کرب آپ کو اپنی گرفت میں لے لے گا اور آپ کی مسکراہٹ غائب ہو جائے گی۔ 'ایک پہیلی' اور 'اینٹی شوہر کانفرنس' میں بھی غافل نے اپنے فن کا اعتراف کروایا ہے۔

غرض کہ زبیر الحسن غافل کی شاعری دعوت فکر دیتی ہے اور مزاحیہ ظریفانہ شاعری کا جو فریم میں نے بنایا ہے اگر آپ غور کریں گے تو محسوس ہوگا کہ غافل کی شاعری اس فریم میں فٹ ہونے کے لائق ہے۔ آج کے مزاحیہ شاعروں نے اس شاعری کو صرف مشاعروں کی ضرورت بنا لیا ہے۔ اس لئے وہ ایسی چیزیں کہنے لگے ہیں جو مشاعرہ گاہ کے اندر قہقہہ بلند کر سکیں۔ لیکن اس شاعری کا اثر دیر پا نہیں ہوتا۔

اسلم حسن زبیر الحسن مرحوم کے صاحبزادے وآئی آر ایس اسلم حسن نے کہا کہ 'میرے والد کو اللہ نے کئی خوبیوں کا مجموعہ بنایا تھا، انہوں نے اڈیشنل جج کے عہدے کا پورا احترام کرتے ہوئے ہمیشہ منصفانہ طرز عمل اختیار کی، وہاں سے سبکدوش ہوئے تو اردو ادب کی خدمت میں لگ گئے اور طویل وقت تک اررریہ شہر کی ادبی محفلوں کو زینت بخشی'۔ ایک تعزیتی نشست منعقد کی گئی جس میں قرب و جوار سے درجنوں کی تعداد میں غیر مسلم اشخاص نے شرکت کیا۔ انہوں نے کہا کہ 'ان کا نام ادبی حلقوں میں بڑے ادب واحترام سے لیا جاتا تھا، وہ طنز و مزاح کے بڑے شاعر تھے، ان کا مجموعہ کلام 'اجنبی شہر' سنہ 2006 میں شائع ہوا تھا جو بے حد مقبول ہوا اور 1993 میں بہار اردو اکادمی کے مجلّہ 'زبان وادب' کے ایک شمارہ میں ان کی شاعری پر ایک خصوصی مطالعہ پیش کیا گیا تھا۔

حقانی القاسمی ۔ زبیرالحسن غافل بنیادی طور پرطنز ومزاح نگاراورضمیر جعفری، دلاورفگار، سید محمد جعفری، شوق بہرائچی ،شہباز امروہوی، ماچس لکھنوی، ٹی این راز، ساغر خیامی، رضا نقوی واہی اور ہلال سیوہاروی کے سلسلۃ الذہب کی ایک اہم کڑی ہیں۔انکی طبیعت میں شگفتگی وشوخی بھی ہے ،مگر انہوں نے غزلیں بھی نہایت عمدہ لکھی ہیں۔ بالخصوص طرحی غزلیں ان کی تخلیقی توانائی اورقوت اظہار کا بین ثبوت ہیں۔ذراسی لفظی تحریف سے معنیاتی امکانات کے کتنے درواکر دیئے ہیں۔

انہوں نے پیروڈی بھی لکھی ہے جودراصل ایک معکوسی یا تعکیسی عمل ہے۔لسانی یا فکری شکست وریخت کے ذریعہ وجود میں آتی ہے۔ یہ ایک طرح سے لسانی یا فکری تحریف بھی ہے اور توسیع وتمدید بھی۔اودھ پنچ سے جس پیروڈی کی ابتدا یا آغاز ہوا، غافل تک پہنچتے پہنچتے اس نے بہت سی ہئیتیں اوراسالیب بدلی ہیں۔پیروڈی کی جوشکل غافل کے یہاں ملتی ہےاس کا مقصد محض نقالی،تفریح یاتفنن طبع نہیں اورنہ ہی اس کا مقصد مضحکہ خیزی ہے بلکہ یہ پیروڈی کسی پیش روشاعر کی معنیاتی اورفکریاتی اور اسلوبیاتی توسیع کی ایک کوشش ہے۔ غافل نے غالب ،فیض ، مجروح سلطانپوری اوردیگرشاعروں کی پیروڈیاں لکھی ہیں اوران کی غزلوں کے سنجیدہ اورفکرانگیزاحساسات کوطنز ومزاح کے پیرائے میں پیش کر کےایک ن ءطرح کی شگفتگی اورتازگی پیدا کردی ہے۔

فیض احمد فیض سے زبیرالحسن غافل کا ربط خاص ہے۔وہ ان سے اس قدر متاثر ہیں کہ انہوں نے ان کے شعری محاورے،انہی کی طرز فغاں،طرز بیاں کواپنایا ہے۔فیض کی طرح غافل کے یہاں بھی کلاسیکی نورونکہت ہےاوران کا شعری رویہ اورایقان بھی کلاسیکی شاعروں کی طرح ہے۔

آج کے ادب میں اپنے اپنے ہاتھوں میں چھوٹے چھوٹے دیے لئے ہوئے لوگ خود کوسورج ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ جب کہ حقیقی سورج کہیں روپوش ہوگیا ہے۔ برقی عہد میں سورج کی ساری روشنیوں کوان دبستانوں ،شہروں ،مرکزوں نے قید کرلیا ہے جہاں تاریکی زیادہ، روشنی کم کم ہے۔سوال یہ ہے کہ ان دیہی علاقوں کوآخر کیوں نظرانداز کیا جارہا ہے جوتخلیقی زرخیزی اورضوفشانی کے اعتبار سے شہروں سے زیادہ معنویت [و] اہمیت کے حامل ہیں۔ادب سے گم ہوتا گاؤں کیا تنقیدی استعماریت اورادبی آمریت کی کہانی نہیں کہہ رہا ہے؟

اررریہ بھی ادب کا ایک گمشدہ باب ہے اور اس باب سے زبیرالحسن غافل کا بھی تعلق ہے۔ حیرت ہے کہ تمام تر تخلیقی جمال وجلال کے باوجود انہیں وہ شہرت نہیں ملی جو ان کی تخلیق کا تقاضہ تھی۔مگر کیا کیجئے کہ یہ سیلف ایڈورٹزمنٹ، ٹیلی ویزن اور گاسپ کالمس کا ایج ہے۔کیا اس حصار کو توڑے بغیر ادب کی وسعت، آفاقیت، ہمہ گیریت کا اعلان یا اشتہار ممکن ہے؟؟

ڈاکٹر شکیل الرحمٰن ۔ارریہ اپنے جن شاعروں پر فخر کرسکتا ہے ان میں جناب زبیرالحسن غافل کا نام بہت نمایاں ہے۔ ان کا تخلص غافل تو ہے لیکن وہ سماج اور معاشرے سے پوری طرح باخبر ہیں۔ بزرگ شاعر نے زندگی کے بدلتے ہوئے تیوروں اور اداؤں کو بہت قریب سے دیکھا ہے۔ ان کی شاعری اپنے تیکھے انداز سے پہچانی جاتی ہے۔طنز کرتے ہیں تو اس کی چبھن محسوس ہونے لگتی ہے۔زندگی کی ویرانی کا احساس ہوتا ہے اور فرد کے المناک لمحوں کی شدت محسوس ہونے لگتی ہے تو طنز تیکھا اور گہرا ہو جاتا ہے۔طنز تو اپنی جگہہ ہے ہی، ہیومر ان کے کلام کی روح ہے۔

ڈاکٹر محمد عثمان غنی ۔ زبیرالحسن غافل کی شاعری میں ن ءاور پرانی حقیقتیں مل کر ایک نئی معنویت پیدا کرتی ہیں۔ انہوں نے جو کچھ بھی کہا اپنی تہذیبی روایات کے ساتھ ساتھ عصری تقاضوں کو بھی پیش نظر رکھا ہے اور ان میں توازن اور اعتدال، ٹھہراؤ اور متانت ہے۔ان کی نظمیں بڑی فکر انگیز ہیں اور ان میں زندگی کا بڑا گہرا مشاہدہ ملتا ہے۔ان نظموں میں کہیں ذاتی مسائل تو کہیں اجتماعی مسائل کی جھلکیاں نظر آتی ہیں۔ان دونوں میں اعتدال اور مفاہمت کا راستہ اختیار کیا گیا ہے۔

غافل صاحب کے فکر وفن کی انفرادیت ان کی غزلوں سے بھی مترشح ہے جن کا تعلق حسن وعشق کی واردات کے ساتھ ساتھ موجودہ معاشرتی صورت حال اور حیات وکائنات کے دائمی سوالات سے بھی ہے۔ انہوں نے جن صداقتوں کو نمایاں کیا ہے وہ ہمارے دل ودماغ میں بھی جاگزیں ہو جاتے ہیں۔

مشتاق احمد نوری نے ان کے انتقال پر انتہائی رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ دیرینہ مشفق اور ہمدرد سے محروم ہوگئے ان کے ساتھ دوستانہ مراسم تھے۔ انہوں نے کہا کہ زبیر بھائی ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کے عہدے سے سبکدوش ہوئے تھے طنز ومزاح کے اچھے شاعر تھے سنجیدہ

شاعری بھی کرتے تھے ان کا شعری مجموعہ 'اجنبی شہر' شائع ہو چکا تھا جس کا پیش لفظ جناب رضا نقوی واہی نے تحریر فرمایا تھا۔ اس کا اجرا بہار اردو اکادمی کے ہال میں کیا گیا تھا۔

انہوں نے کہا کہ بہار اردو اکادمی پٹنہ کی جانب سے میرے سکریٹری شپ کے دور میں انہیں مجموعی خدمات کے لئے ایوارڈ دیا گیا تھا اور اکادمی آپ تک کے پروگرام کے تحت ارریہ میں ان کی پذیرائی بھی کی گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ وہ بے حد منکسر المزاج تھے اور اپنے خلوص کا مظاہرہ بھی کرتے رہتے تھے۔ اکثر و بیشتر ارریہ میں انکی رہائش گاہ میں ادبی محفل منعقد کی جاتی تھی جس میں مجھے بھی شریک ہونے کا موقع ملا کئی بار انہوں اس حقیر کے اعزاز میں بھی محفل سجائی۔ ان کے ابا ظہور الحسن کے ساتھ بھی مجھے مشاعرہ پڑھنے کا اتفاق ہوا اور ان کے صاحب زادے اسلم حسن بھی اچھے شاعر ہیں اور پٹنہ میں اکسائز کمشنر کے عہدے پر فائز ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کے انتقال سے ارریہ کے ایک زرریں ادبی دورہ کا خاتمہ ہو گیا۔

ڈاکٹر خالد مبشر اسسٹنٹ پروفیسر جامعہ ملیہ اسلامیہ نے کہا کہ ان کی شاعری طنز و مزاح کا اعلی' معیار قائم کرتی ہے اور ان کے کلام کو طنز و مزاح کے بڑے شاعروں سے موازانہ کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ زبیر الحسن غافل کی مشہور نظم 'نسخۂ لیڈری' کے حوالے سے کہا کہ وہ شاندار نظم ہے اور خاص طور پر 'معجونِ خباثت' کی ترکیب زبردست ہے۔ انہوں نے اپنی ظریفانہ نظموں کے ذریعہ انہوں نے بدعنوان لیڈروں، افسروں اور دیگر سرکاری اہلکاروں کی خوب خوب خبر لی ہے حتیٰ' کہ منصفوں اور شاعروں کو بھی نہیں بخشا ہے۔

احسان قاسمی مشہور افسانہ نگار اور شاعر نے کہا کہ وہ ایک قادر الکلام شاعر تھے لیکن ان کی سنجیدہ اور ظریفانہ شاعری کے علاوہ ان کی نثر میں بھی وہی جاذبیت اور بذلہ سنجی موجود تھی جو ان کی شخصیت کا خاصہ تھی۔ ارریہ قیام کے دوران 2005 میں میں نے ارریہ سے جب ایک ادبی رسالہ نکالنے کا ارادہ کیا تو 'رابطہ' نام سے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے وہ صدر منتخب کئے گئے۔ ان کے مشورے سے اس رسالے کا نام ' عکس ' رکھا گیا۔ میرے افسانوی مجموعہ 'پیپر ویٹ' کی رسمِ رونمائی میں شرکت کی غرض سے باوجود صحت کی خرابی اور موسم کی سختی کے وہ پورنیہ تشریف لائے۔

عابد انور یو این آئی کے مشہور صحافی نے غافل صاحب سے اپنے دیرینہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ سیمانچل اور خصوصا' ارریہ کی ادبی سرگرمیوں کے تعلق سے ان کی شخصیت ایک مرکز کی حیثیت رکھتی تھی۔ہم نے وہ مرکز کھو دیا ہے۔ان کی شخصیت ایک ایسے شجرِ کی سی تھی جو اردو، ہندی اور دیگر زبانوں کے شعراء وادباء کو گھنی چھاؤں عطا کرتی تھی۔

عبدالمنان یوجنا کے مدیر نے خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ زبیر الحسن غافل کی شاعری طنزیہ ومزاحیہ شاعری کا اعلی' نمونہ پیش کرتی ہے۔ان کا شمار رضا نقوی واہی اور دیگر چند ایسے شعراء کرام کے ساتھ کیا جا سکتا ہے جنھوں نے ماضی قریب یا زمانہ حال میں طنزیہ ومزاحیہ شاعری کا اعلی معیار قائم کیا ہے۔ان کی شاعری میں نئے خیالات ومضامین، الفاظ کی بندش اور نئے تراکیب کا استعمال قاری کو متاثر کرتے ہیں۔

ڈاکٹر نعمان قیصر نے کہا کہ وہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج جیسے مصروف ترین عہدے پر فائز رہتے ہوئے بھی ہمیشہ اردو زبان و ادب کی خدمت میں پیش پیش رہے۔ ان کے والد ظہور الحسن حسن بھی مرحوم اچھے شاعر تھے۔ان کا مجموعہ کلام 'صحرا بھی سمندر بھی' ان کی وفات کے بعد زبیر الحسن غافل نے شائع کیا تھا۔ان کے والد کے چچیرے برادر مظہر القیوم مظہر بھی معروف شاعر گزرے ہیں۔ان کا مجموعہ کلام 'خیمۂ گل' کافی سراہا جا چکا ہے۔

طارق ابن ثاقب شاعر وخطاط نے کہا کہ زبیر الحسن غافل ارریہ کی عوام کے لئے سرپرست کی حیثیت رکھتے تھے۔ وہ ادیب ہونے کے ساتھ علماء کے سب سے بڑے قدردان تھے، دینی مزاج کے ساتھ وہ روزے اور نماز کے پابند تھے۔آج وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں مگر انھوں نے جتنے بھی کار خیر کئے ہیں، وہ ہم سب کے لئے نمون ؟ عمل ہیں۔

ماسٹر ارشد حسن زبیر الحسن مرحوم کے صاحبزادے نے کہا کہ میرے والد کو اللہ نے کئی خوبیوں کا مجموعہ بنایا تھا، انھوں نے اڈیشنل جج کے عہدے کا پورا احترام کرتے ہوئے ہمیشہ منصفانہ طرز عمل اختیار کی، وہاں سے سبکدوش ہوئے تو اردو ادب کی خدمت میں لگ گئے اور لمبے وقت تک ارریہ

شہر کی ادبی سرپرستی کی۔

پروفیسر احسن عالم نے کہا کہ آپ کا نام ادبی حلقوں میں بڑے ادب واحترام سے لیا جاتا تھا، آپ طنز ومزاح کے بڑے شاعر تھے.

پرویز عالم (صحافی) نے کہا کہ زبیر الحسن غافل صاحب سماجی طور پر بھی بہت فعال تھے، اررریہ کے اکثر مسائل پر فکرمندی کا اظہار کرتے اوراس کے کے لئے تگ ودو کرتے ہوئے نظر آتے، وہ علاقے میں آپسی بھائی چارہ کے ایک میل سمجھے جاتے تھے۔ان کا مجموعہ کلام 'اجنبی شہر' سنہ 2006 میں شائع ہوا تھا جو کافی مقبول ہوا، سنہ 1993 میں بہار اردو اکادمی کے مجلّہ 'زبان وادب' کے ایک شمارہ میں ان کی شاعری پر ایک خصوصی مطالعہ پیش کیا گیا تھا۔

عادل قاسمی مدرسہ اسلامیہ یتیم خانہ کے پرنسپل شاہد نے کہا کہ زبیر الحسن غافل کی زندگی سبق آموز رہی ہے، انہوں نے کبھی اپنے اصولوں سے سمجھوتہ نہیں کیا۔

مفتی حسین احمد ہمدم (صحافی اور شاعر) ایڈیٹر چشمۂ رحمت نے کہا کہ آپ نے ایک نسل کی تربیت کی، آج اررریہ ہی نہیں سیمانچل میں ان کے جانے سے ایک بڑا خلاء پیدا ہو گیا ہے۔آپ کی ذات قومی یکجہتی کے لئے ایک سنگم کی حیثیت رکھتی تھی جہاں مختلف مذاہب کے لوگ ایک دوسرے سے ملتے اور قریب ہوتے تھے. آپ نے اررریہ سے کئی اردو رسالوں کی اجراء میں بھی اہم کردار کیا جیسے عکس, ابجد اور چشمۂ رحمت وغیرہ.

Asif Anwar Alig - Zubairul Hassan Ghafil 's poetry has immense beauty and creates comic relief that , at times , instigates uncertaintly and frustration a brainchild of the communal disharmony and insecurity . Urdu literature is abundant with the conceptual integrity of literary ethics. Certainly ' Ghafil ' is one of the

advocators of this philosophy. His poetry is the tales of melancholy that hypnotize readers to come out of the moral crisis. The fact is we have forgotten the ascent of human relationship that has divided humanity into manmade partitions . Isn't it developing a gap between different civilizations ?

Are we capable to counter them ? ' Ghafil ' has a genuine reply and defincs them with clarity in his collection " AJNABI SHAHAR " .

زبیرالحسن غافل کی وفات پران کی تعزیت میں شعراء کرام نے منظوم خراج عقیدت بھی پیش کیے کچھی منتخب اشعار حسب ذیل ہیں:

خرچ ادب سے اک مہ کامل چلا گیا
اس انجمن کو چھوڑ کے غافل چلا گیا

مسیح الدین شاذی

دم بخود ہے بزم ارباب وفا تیرے بغیر
یہ چمن بے کیف ہے رنگیں نوا تیرے بغیر

دین رضا اختر

الگ سا سمجھتا ہوں انسان تجھ کو
خیالوں کی دنیا کا سلطان تجھ کو

فرمان علی فرمان

تاجدارِ سخنداں زبیرالحسن
صاحب حرف ومیزاں زبیرالحسن
میں نے دیکھا ہے اک فرد میں انجمن
نابغہ تھا جوانساں زبیرالحسن
اجنبی شہر سے باغِ رضواں چلا
الوداع شہر کی جاں زبیرالحسن

شمس الہدیٰ معصوم

زبرالحسن عظمتوں کے نشاں
بڑے نیک دل تھے، بہت مہرباں
شرافت کی وہ ایک تصویر تھے
خلوص ومروت کی تفسیر تھے
بہت اعلیٰ درجے کے فنکار تھے
ادب قافلے کے وہ سالار تھے

مفتی حسین احمد ہمدم

نیک دل صاحب کردار تھے غافل صاحب
اپنے منصب کے وفادار تھے غافل صاحب
شعرگوئی کی ہر اک صنف میں کامل وہ تھے
آپ کہئے کہ سخن زار تھے غافل صاحب

طارق ابن ثاقب